اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۸ صفر ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ ظہور ۱۳۳۸ ہش ۱۴ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۹۱

پاکستانی نوجوانوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو تمہاری ذمہ داریاں دوسروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں

"تمہیں اب اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہونگے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی ایک نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں . . . . . . تم پاکستان کی خشتِ اوّل ہو۔ تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو۔ کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی۔ تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلی جائے گی . . . . . . اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کرکے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے۔ تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا۔ جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی منزل پر عزم استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو اور قدم مارتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اوّل بھی ہوتی ہے۔ منزلِ دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔"

(تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء سے خطاب

بحوالہ الفضل مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا تربیتی اجلاس

آج ۱۳ اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت غربی غلہ منڈی میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک تربیتی اجلاس ہوگا۔ جملہ خدام کی اجلاس میں شمولیت ضروری ہے۔ انصار حضرات کی خدمت میں بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

یوم آزادی کی خوشی میں مورخہ ۱۴ اگست کو دفتر الفضل میں تعطیل رہیگی۔ اسلئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہوگا البتہ ایک ضمیمہ شائع ہوگا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع پر مشتمل ہوگا۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت ناساز رہی آج صبح سے بے چینی کی بہت تکلیف ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

ربوہ ۱۳ اگست بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی ضعف اور بے چینی کے خراب رہی۔ رات نیند آگئی۔ مگر آج صبح سے بے چینی کی بہت تکلیف ہے۔ جیسا کہ کل مختصراً عرض کر چکا ہوں۔ پرسوں کراچی کے مشہور ماہر ڈاکٹر جمال حضور کو دیکھنے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے پرسوں شام اور کل صبح حضور کا معائنہ کیا۔ اور فکر کے ساتھ اظہار کیا۔ کہ ہر وقت لیٹے رہنے کی وجہ سے حضور کی ٹانگوں اور بازوؤں میں کمزوری زیادہ ہوگئی اور بڑھ رہی ہے۔ نیز اعصابی کمزوری بھی زیادہ ہے۔ اور مزید پیچیدگی کا خطرہ ہے۔ باوجود ڈاکٹروں کی کوشش کے حضور ٹہلنے سے گھبراتے رہے ہیں۔ اور ایک ہی کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں۔ اور یہ کیفیت اب زیادہ دیر تک نہیں رہنی چاہیئے۔ بلکہ کسی ایسی جگہ جہاں (Physio Therapy) (فزیو تھیریپی) کا انتظام ہو حضور کو لے جاکر مالش اور چلنے کی مشق کرائی جانی ضروری ہے۔ تاکہ جسم میں پھر طاقت عود کر آئے۔ لہٰذا انہوں نے جلدی کراچی جانے کا مشورہ دیا ہے جہاں علاج کی زیادہ سہولت میسر ہے۔ اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور کبھی اس سے غافل نہ ہوں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح، ربوہ ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۵۹ء

بارہ سال کے بعد

اس سال ۱۴ اگست کو ہم پاکستان کا بارھواں "یوم آزادی" منا رہے ہیں۔ پنجابی میں ایک کہاوت ہے کہ بارہ سال کے بعد روڑی کی بھی سنی جاتی ہے یعنی بارہ سال کے عرصہ میں نکمی سے نکمی چیز کی حالت بھی سدھر جاتی ہے۔ چنانچہ آزادی پاکستان کی عین بارھویں سالگرہ پر اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی بھی سن لی۔ اور اس نے خود غرض سیاستدانوں اور بزعم خود غلط سیاسی جماعتوں کے ہاتھوں سے نجات دلا دی۔ اور ان کی جگہ ایک صحت مند اور واقعی ایسے ذمہ دار ہاتھوں میں اقتدار کی باگ دے دی۔ جنہوں نے صرف ایک سال کے عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک و قوم کو حقیقی ترقی کے راستہ پر ڈال دیا ہے۔ اور اکثر برائیوں کو جو سیاسی قسمت آزماؤں نے یہاں پال رکھی تھیں مٹا دیا ہے۔ اور ان کی جگہ عوام کے دلوں میں بڑی حد تک حب الوطنی کا جذبہ ابھار دیا ہے۔

کوئی قوم یا ملک اس وقت تک صحیح ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے رہنے والوں کے دلوں میں حب الوطنی کا صحیح جذبہ بیدار نہ ہو۔ اور انہیں حکومت پر پورا پورا اعتماد نہ ہو۔ اور وہ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ ارکان حکومت جو کچھ کر رہے ہیں ملک و قوم کی بہبودی کی خاطر کر رہے ہیں۔ ان کو خدمت ملک میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنا آرام اور وقت محض ملک و قوم کی بہتری کے لئے قربان کر رہے ہیں۔

جس ملک و قوم میں عوام اور حکومت کے درمیان ایسا اعتماد پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ یقیناً ایک نہ ایک دن منزل مقصود کو پا لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ موجودہ حکومت اپنے کاموں کی وجہ سے عوام کے دلوں میں اپنا اعتماد پیدا کر چکی ہے۔ اور یہ اعتماد اسی لئے پیدا ہوا ہے کہ عوام کے سامنے موجودہ حکومت کے وہ کام بالبداہت آ چکے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک کا اقتدار واقعی قابل اعتماد ہاتھوں میں ہے۔

یہاں ہمیں ان تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ جن سے موجودہ حکومت کی خوبیاں واضح ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایک سال کے اندر جو کچھ اچھے کام ہوئے ہیں۔ وہ اتنے واضح ہیں کہ ایک بے خبر سے بے خبر انسان کو بھی بڑی حد تک ان کا علم ہو گیا ہے۔ اور جیسا کہ کہتے ہیں کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب یعنی جب سورج چڑھا ہوا ہو تو کسی کو یہ دکھانے کی ضرورت نہیں۔ کہ وہ "سورج ہے" اسی طرح موجودہ حکومت کے کاموں کی طرف توجہ دلانے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر شخص ان کو محسوس کر رہا ہے۔ اور ہر شخص اس عظیم تبدیلی پر خوش خوش نظر آتا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے ذاتی مفادات کو اس انقلاب سے ٹھیس پہنچی ہے۔

صرف وہی لوگ شائد موجودہ تسلط کو پسند نہیں کرتے۔ جن کے اعمالنامے داغدار ہیں۔ اور جن کو ہر وقت خوف لگتا ہے۔ کہ ان کے راز ہائے سربستہ جلد یا بدیر ضرور فاش ہو کر رہیں گے۔ اور پھر یا وہ سیاسی درندے شائد ناخوش ہوں۔ جن کی گزر عوام کے گوشت اور خون پر تھی۔ اور اب ان کے ہاتھ سے وہ میدان ہی نکل گیا ہے۔ جہاں وہ آسانی سے شکار کھیلتے تھے ان میں سے بعض لوگ جمہوریت کا اب بھی راگ گاتے ہیں۔ اور لاطائل دلائل دے کر چاہتے ہیں۔ کہ پھر کسی طرح یہ صید ان ان کے ہاتھ میں آ جائے۔ حالانکہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے کئی کئی بہروپ بدل کر جمہوریت کی مٹی پلید کی ہے۔ اور کئی کئی قسم کے فریب دے کر عوام کا خون نچوڑا ہے۔ کہیں منصوبہ بازی تھی۔ کہیں صوبہ داری اور کہیں مذہب کا نعرہ تھا۔ اور اس طرح عوام کو طرح طرح کے نشے پلا کر اپنے گرد جمع کرنے میں مصروف تھے۔ اس طرح جمہوریت قتل ہو رہی تھی۔ اور لوگوں کے دلوں میں بد اعتمادی پیدا ہوتی جا رہی تھی۔ حب الوطنی کا جذبہ جو حقیقی جمہوریت کی جان ہے۔ ملیامیٹ ہو چکا تھا۔ اور جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں۔ "آپا دھاپی" یعنی نفسا نفسی کا زور دورہ ہو رہا ہے۔ ایسی گڑبڑ میں بھلا جمہوریت کا نقشہ کس طرح ابھر سکتا تھا۔ جبکہ عوام کا ہر ایک متنفس خود غرض ہو چکا تھا۔ کیونکہ عوام کے سربراہوں نے ایسا ہی نمونہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اور ہر چھوٹے بڑے آدمی کے گرد خود غرضی اور مفاد پرستی کا سازشی جال پھیلا ہوا تھا۔ سوائے چند نفوس کے عوام اس جال میں پھنسنے کے لئے مجبور تھے۔ اس طرح آوے کا آوہ خراب ہو رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ جال ٹوٹ گئے ہیں۔ عوام کے دلوں میں خود اعتمادی کا جذبہ عود کر رہا ہے۔ اور حب الوطنی کی شعاعیں ان کے ماحول کو منور کر رہی ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ ایسا ماحول تیار ہو رہا ہے جو حقیقی جمہوریت کے لئے سازگار ہے۔ اور انشاء اللہ چند ہی سالوں میں ہم دیکھیں گے کہ جمہور سچے جوش اور حقیقی جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو جائیں گے۔ اور حقیقی جمہوریت کا از سر نو صحت مند آغاز ہوگا۔ اور ہمارا وطن دیگر اوطان کے درمیان ایک باوقار مقام حاصل کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ صاحبان اقتدار نے جس طرح عنان حکومت ہاتھ میں لے رکھی ہے۔ اس کو کوئی صحیح سیاستدان آمریت کا نام نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ایک طرح سے صحت مند جمہوریت ہی کا آغاز ہے۔ جو انقلاب ہوا ہے۔ وہ اتنا پُرامن ہوا ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ پھر بجائے خود غرض سیاستدانوں کی خوشنودیوں کے تمام حکومتی ادارے اور قانونی محکمے نہایت آزادی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اور کسی کے دل میں سوائے قومی مجرموں کے ذرا بھی خطرہ نہیں۔ مارشل لا بے شک ہے۔ مگر ایسا بے ضرر مارشل لا بھی تاریخ عالم میں بے نظیر ہے۔ بے شک بدخواہان قوم و ملک کو اپنی من مانیاں کرنے کا موقعہ نہیں مل رہا۔ لیکن پُرامن شہریوں کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ آزادیاں موجود ہیں۔ اور ایک طرح سے موجودہ حکومت کے ذریعہ جمہور کی رائے کا پہلے سے زیادہ اظہار ہو رہا ہے اگرچہ ابھی منزل مقصود تک رسائی کے لئے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اور بہت سی برائیاں ایسی ہیں۔ جن کی جڑیں دور تک پہنچی ہوئی ہیں۔ ان کو اکھاڑنے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔ تاہم ہمیں امید ہے کہ موجودہ حکومت جلد ہی ان پر قابو پا لے گی اور پاکستان میں جس دور کا آغاز ہوا ہے۔ وہ ان خوابوں کی خوش آئند تعبیر ثابت ہوگا۔ جن کے لئے مسلمانوں نے علیحدہ وطن حاصل کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ راگست ۱۹۵۹ء

پاکستان کا یوم آزادی — ۱۴ راگست

گذشتہ ایک سال کی رفتارِ ترقی کا مختصر جائزہ

۱۴ راگست ہمارے وطن عزیز پاکستان کا یوم آزادی ہے۔ یہی وہ تاریخی دن ہے جبکہ آج سے بارہ برس قبل برصغیر کے مسلمانوں نے قائدِ اعظم مرحوم کی قیادت میں آزادی حاصل کی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کے پردے پر ایک نئی آزاد اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی۔

آج بارہ برس کے بعد جب ہم اپنے وطن کی تعمیر و ترقی کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کے ناموافق حالات اور شدید خطرات و مشکلات کے باوجود ہمارا محبوب وطن زندگی کے مختلف شعبوں میں تعمیر و ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

بعض اربابِ سیاست کی بد عنوانیوں کی وجہ سے ملک کی رفتارِ ترقی میں جو روک حائل ہو گئی تھی اُسے مارشل لا کے بعد قائم ہونے والی موجودہ حکومت نے دُور کر دیا ہے۔ اور اس طرح اب ہم تیزی کے ساتھ شاہراہِ ترقی پر گامزن ہیں۔

ذیل کے جائزہ سے پاکستان کی گذشتہ سال کی رفتارِ ترقی کا ہلکا سا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیمی ترقی

اس سال کے دوران ملک میں تعلیمی معیار بلند اور تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کی راہ میں معقول کام ہوا ہے۔

کراچی

کراچی کے پرائیویٹ اسکولوں پر حکومت کے کنٹرول کو باقاعدہ بنانے اور اس کا بندوبست کرنے کے لئے صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے ۵ ردسمبر کو پرائیویٹ اسکولوں (وفاقی دارالحکومت کے) کی رجسٹریشن کا آرڈیننس نافذ کیا۔ اس کے بعد میں ۴۵۹ پرائیویٹ اسکولوں نے رجسٹریشن کے لئے کراچی کے ڈائریکٹر تعلیم کو درخواستیں دیں۔ ڈائریکٹر مذکور نے ان سب اسکولوں کا معائنہ مکمل کر لیا ہے۔

کراچی میں پرائمری اسکولوں میں پڑھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد میں معقول اضافہ ہوا ہے اور ۱۹۵۸-۵۹ء کے دوران ان کی تعداد بالترتیب ۵۹۵۰۷ اور ۳۴۱۴۷ ہو گئی ہے۔ وفاقی دارالحکومت میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ۱۲۰ سیکنڈری اسکول ہیں جن میں ۴۹۸۷۹ طالب علم ہیں۔ اس کے علاوہ معذور بچوں کے لئے بھی دو اسکول قائم ہیں۔ اس سال کے دوران میں ۱۲ لاکھ روپے کی لاگت سے اسکولوں کی سات نئی عمارتیں بھی مکمل کی گئی ہیں۔ طلباء کو وظیفہ اور امداد کے طور پر ۵ لاکھ ہزار روپے دیئے گئے اور سکنڈری اسکولوں میں مہاجر طلباء کو ۰۰ ہزار روپے کے وظیفے اس کے علاوہ دیئے گئے۔ حکومت نے تعلیم بالغان کے ایک درجن سے زیادہ مرکز قائم کئے ہیں۔

. . . .

مزید تعلیمی سہولتیں

ڈھاکہ میں مرکزی حکومت کے ملازمین کے ان بچوں کے لئے جو اردو بولتے ہیں سنٹرل گورنمنٹ ہائی اسکول موتی جھیل میں اردو کا ایک سیکشن کھولا گیا ہے۔ حکومت نے ڈھاکہ کے اقامتی ماڈل اسکول کی بلڈنگ کے لئے ۴ لاکھ ۲۰ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ اور سنٹرل گورنمنٹ بنگالی گرلز ہائی اسکول کراچی کی عمارات کے لئے بھی ایک لاکھ ۶۸ ہزار روپے منظور کئے گئے ہیں۔ کراچی پالی ٹکنک کے ہوسٹل اور لیبارٹری کے واسطے بالترتیب ۶۰۸۱۷ اور ۳۵۰۰۰ روپے منظور ہوئے ہیں۔ ٹیکنیکل ہائی اسکول کراچی کے مستحق طلباء کو وظیفے دینے کے لئے تین ہزار روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ خواتین کو پوسٹ گریجویٹ درجہ میں نظری سائنس کی تعلیم کی ترغیب دینے کے لئے ۱۹۵۸-۵۹ء میں دو خصوصی پوسٹ گریجویٹ وظیفے دیئے گئے ہیں۔

غیر ممالک میں تعلیم کے لئے وظیفے

۱۲۶ اشخاص کو غیر ممالک میں تعلیم کے لئے بھیجا گیا۔ اور انہوں نے امریکہ، برطانیہ وغیرہ ممالک کے وظیفے حاصل کئے اور چھ امیدواروں کو حکومت جاپان نے وظیفے دیئے ہیں۔ دو پاکستانیوں کو سیٹو ریسرچ فیلوشپ دیئے گئے۔ سیٹو ریسرچ اسکالرشپ پروگرام کے تحت بھی چار پاکستانیوں کو وظیفے ملے ہیں۔ دوسری طرف پاکستان میں انڈر گریجویٹ تعلیم کے لئے ۲۰ طلباء منتخب کئے گئے ہیں۔

تعلیمی کمیشن

صدر پاکستان نے دسمبر ۱۹۵۸ء میں ایک تعلیمی کمیشن قائم کیا تھا تاکہ وہ تعلیمی نظام کی تجدید اور از سر نو تنظیم کے متعلق مناسب سفارشات کرے۔ یہ کمیشن اپنی رپورٹ تقریباً مکمل کر چکا ہے اور جولائی کے وسط میں حکومت کو پیش کر دے گا۔ کمیشن دس ممبروں پر مشتمل ہے اور اس کے چیئرمین حکومت پاکستان کے تعلیمی مشیر اور وزارت تعلیم کے سیکرٹری باعتبار عہدہ مسٹر ایس ایم شریف ہیں۔

اسمگلنگ، نفع اندوزی اور چور بازاری کا خاتمہ کر دیا گیا

مارشل لا کی کامیابیاں

۷ راکتوبر ۱۹۵۸ء کی شب میں مارشل لا نافذ ہونے کے فوراً بعد سول گورنمنٹ بددیانت سیاست دانوں، غیر مستحکم حکومتوں اور خود غرض ایڈمنسٹریٹروں کے ہاتھوں گذشتہ چند سال کے دوران اپنی ستعدی، ارتباط اور کارکردگی کو کھو بیٹھی تھی۔

مارشل لا نافذ ہونے کے فوراً بعد خصوصی فوجی عدالتیں بھی قائم کی گئیں۔ اور انہیں مارشل لا ضوابط اور احکام کی یا عام قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے اشخاص پر مقدمہ چلانے اور انہیں سزا دینے کا اختیار دیا گیا۔ ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ، چور بازاری، دھوکہ بازی اور نفع اندوزی کے خلاف فوری اقدامات کئے گئے۔

پاکستان میں عوام نے مارشل لاء کا خیر مقدم کیا کیونکہ اس نے انہیں ایک بددیانت نظام سے نجات دلا دی۔ پاکستان کی مسلح افواج نے دنیا کے سامنے مارشل لاء کا ایک نیا تصور پیش کیا۔ افواج کو صرف سول ایڈمنسٹریشن کی بحالی کے لئے استعمال کیا گیا اور ان کی حیثیت حکومت کی ایک ایسی مشینری کی رہی جو اس حکومت کی دوسری مشینری کے اختیار میں دے دی گئی ہو تاکہ ملک کا ایڈمنسٹریشن اپنی بحالی اور اصلاح کر سکے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے مارشل لاء کو "نرم مارشل لاء" قرار دیا ہے۔

۱۰ رنومبر کو حلقہ "بی" (کراچی اور ملیر کے سوا مغربی پاکستان) میں وہ تمام فوجیں ہٹا لی گئیں جو مارشل لاء کی ڈیوٹی دے رہی تھیں۔ دوسرے دن یہی کارروائی حلقہ "اے" (کراچی اور ملیر) اور حلقہ "سی" (مشرقی پاکستان) میں بھی کی گئی۔ یہ فیصلہ نہایت جرأت مندانہ تھا۔ اور جب تک فوجی حکام میں انتہائی خود اعتمادی نہ ہوتی وہ فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔ ہماری مسلح افواج کو اطمینان تھا کہ مارشل لاء کے فوری مقاصد کے حصول میں کامیابی ہوئی ہے۔ سول ایڈمنسٹریشن کو بیرونی اثرات سے نجات دلا دی گئی تھی اس لئے افواج کو مارشل لاء کی ڈیوٹی سے ہٹا لیا گیا اور وہ اپنے حسب معمول کام یعنی ملک کے دفاع کے کام پر واپس آ گئیں۔

مارشل لاء بہرحال نافذ ہے اور ملک کی حفاظت کے لئے مسلح افواج موجود رہیں۔

اسمگلنگ روک دی گئی

مارشل لاء سے قبل اسمگلنگ بڑے پیمانہ پر اور بے دھڑک ہو رہی تھی۔ مارشل لاء کے نفاذ کے ایک ماہ کے اندر فوج نے اسمگلنگ کو مکمل طور پر بند کر دیا۔ یہ فوج کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔ محض ۱۵ روز کی مدت میں کراچی میں فوجی حکام نے اسمگل کیا ہوا ۵۳ من سونا [illegible] برآمد کر کے ریکارڈ قائم کر دیا۔ اس کے علاوہ کئی تولہ چاندی اور [illegible] روپے کی ہندوستانی کرنسی برآمد کی گئی۔ ۳ نومبر کو ہاکس بے اور بلیجی کے درمیان سمندر کے کنارے کے قریب [illegible] روپیہ کی مالیت کا سونا اور ہتھیار برآمد کئے گئے۔ یہ فوج کی تین روز کی مسلسل دوڑ دھوپ کا نتیجہ تھا۔

مہاجرین کی آبادکاری

نئی حکومت کا نمایاں کارنامہ

ایک کروڑ بے خانماں اشخاص کی آبادکاری جنہیں ہندوستان سے ہماری سرحد میں دھکیلا گیا تھا۔ حکومت پاکستان کے لئے ایک مسئلہ بن گئی تھی۔ ان بدنصیب مہاجرین کی آبادکاری اسلئے بھی مشکل ہو گئی کہ انہیں سیاسی دھڑے بندیوں کا ذریعہ بنا لیا گیا اور مفاد پرستوں نے اپنی بھلائی اسی میں دیکھی کہ یہ مسئلہ جوں کا توں رہے۔

ان بدقسمت انسانوں کو جنہوں نے پاکستان کی خاطر اپنا سب کچھ دے دیا تھا بچانے کا سہرا مارشل لاء حکومت کے سر بندھنا تھا۔ چنانچہ صدر محمد ایوب خان نے اس طرف خاص توجہ دی اور اس اہم کام کو پورا کرنے کے لئے صدر نے لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان جیسے مستعد مخلص انسان کو وزیر آبادکاری بنایا۔ نئے

وزیر نے نہایت تندہی اور جوش کے ساتھ بے خانماں اشخاص کی آبادکاری شروع کر دی۔

بے گھروں کے لئے گھر

بے خانماں اشخاص کی اہم ضرورت سر چھپانے کی جگہ تھی۔

جنرل محمد اعظم خان نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسے لوگوں کے باضابطہ اعداد و شمار جمع کرنے کا حکم دیا جنہیں رہنے کو گھر نہیں اور جو وفاقی دار الحکومت میں گھاس پھوس کی جھونپڑیوں میں غیر انسانی زندگی بسر کرتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اس سلسلہ میں تعاون کی اپیل کی جس کے جواب میں کراچی یونیورسٹی کے ۴۰۰ طالب علموں نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اس جائزہ میں معلوم ہوا کہ صرف کراچی میں ایک لاکھ ۹ ہزار خاندان ایسے ہیں جنہیں فوراً گھر ملنے چاہئیں۔

حکومت نے اب تک ۶ کروڑ ۳۸ لاکھ کے صرفہ سے بے خانماں اشخاص کے لئے کالونیاں بنوائی ہیں لیکن ابھی ایک لاکھ سے زائد خاندان بے گھر ہیں۔ جھونپڑیوں اور کیمپوں میں رہتے ہیں۔ کورنگی میں جس رفتار سے ۱۵۰۰۰ گھر بنائے گئے اس سے حکومت کے صحیح جذبہ کا پتہ چلتا ہے۔ جنرل اعظم خان کے غیر معمولی جذبۂ عمل کا نتیجہ تھا کہ یہ کام وقت مقررہ سے قبل پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ گھروں کے علاوہ ۲۱ پرائمری و سکنڈری اسکول۔ ۲۵۰ بستروں کا ہسپتال۔ صحت کے مراکز۔ مارکیٹ۔ دکانیں وغیرہ بھی باشندوں کے لئے فراہم کی جائیں گی۔ جو لوگ اپنا گھر آپ بنانا چاہیں گے ان کے لئے ۲۰۰۰۰ پلاٹ نکالے جائیں گے۔ فی پلاٹ ۲۰۰ مربع گز زمین ہوگی۔ اس منصوبہ پر ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ کے مصارف ہوں گے۔ آئی سی اے نے غیر ملکی مصارف برداشت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل میں دو سال لگیں گے۔ ان ۱۵۰۰۰ گھروں کے علاوہ ملیر کالونی کی طرف ۷۰۰۰ گھروں کی جگہ موجود ہے۔ آئندہ چند ماہ میں حکومت ۲۲۵۰۰ خاندانوں کو مستقل طور پر آباد کر دے گی۔ یہ تمام گھر اور پلاٹ اقساط پر فروخت کر دیئے جائیں گے جو کرایہ کی صورت میں لی جائیں گی۔

حسب ذیل اعداد کے دیکھنے سے حکومت کے کام کی اہمیت واضح ہو جائے گی۔ حکومت نے طے کیا ہے کہ یہ کام اس سال ختم کر دے۔

کراچی ۴۰۰۰۰ خاندان۔ مغربی پاکستان ۷۰۰۰۰ خاندان۔ مشرقی پاکستان ۳۴۵۰۰ خاندان۔ شہری علاقوں میں ابھی جنہیں بسانا ہے کراچی ۱۲۰۰۰۰ خاندان۔ مغربی پاکستان ۱۰۰۰۰۰ خاندان۔ مشرقی پاکستان ۲۶۰۰۰ خاندان۔

حکومت نے حسب ذیل کالونیوں میں گھر بنائے ہیں :۔

مشرقی پاکستان ۳ کالونیاں مغربی پاکستان میں ۳۵ کالونیاں۔ کراچی ۷ کالونیاں

رقم جو صرف ہوئی :۔ مغربی پاکستان ۲۷ء۶ کروڑ۔ مشرقی پاکستان ۰ء۸۰ کروڑ کراچی ۳۸ء۶ کروڑ۔

حسب ذیل اسکیمیں یا تو پوری ہو رہی ہیں یا ان پر غور ہو رہا ہے :۔

کراچی۔ کورنگی کالونی ۲۰۰۰۰۰ خاندان (اس وقت تیار ہو رہی ہے)

مشرقی پاکستان ۲ کالونیاں ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں۔ ۳۰۰۰ خاندان (اس وقت تیار ہو رہی ہیں)

مغربی پاکستان ۱۲ کالونیاں مختلف علاقوں میں۔ ۲۳۰۰۰ خاندان (ابھی غور ہو رہا ہے۔)

آبادکاری

زرعی کلیم:۔ متروکہ زرعی زمینوں پر بے خانماں اشخاص کو بسانے کا کام بڑا مشکل تھا۔ کیونکہ اصل رکاوٹ تسلیم شدہ علاقوں کا فرق تھی۔ مغربی پاکستان میں نیم مستقل بنیاد پر متروکہ زرعی زمینیں الاٹ کی گئی تھیں۔ اس اسکیم کے تحت ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء تک ۱۳۹۰۳۶۲ کلیم رجسٹر ہوئے تھے۔ جن میں سے ۴۴۱۳۱۵۵ کلیم کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اس کے تحت متروکہ زمین کے کل ۱۵۲۸۳۳۷ ایکڑ تقسیم ہو گئے۔

غیر تسلیم شدہ علاقوں کے کلیم ہولڈروں کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے مارشل لاء کی حکومت نے ایک ضمنی دیہاتی اسکیم تیار کی جس کی بنیاد مغربی پاکستان کی آبادکاری کی اسکیم پر رکھی گئی تھی۔ اس اقدام سے بے خانماں اشخاص کی جان میں جان آئی اور جنرل محمد اعظم خان کے جوش عمل اور دلچسپی نے ان کے دلوں میں امید کی شعاع روشن کی۔

حکومت نے غلام محمد بیراج کے قریب ان کے لئے ۳۵۰۰۰ ایکڑ زمین مختص کر دی۔ اب تک ۱۴۰۰۰ خاندانوں کے نام الاٹمنٹ دیئے جا چکے ہیں اور دیگر زرعی ضروریات کے لئے قرضے دیئے جا رہے ہیں۔

عارضی امداد

ضعیف اور معذور اشخاص کو مدد دینے کی خاطر عارضی امداد دینے کی اسکیم پر چند دنوں سے عمل کیا جا رہا ہے۔ مصدقہ کلیم کا ۱۵ فیصد بیواؤں، یتیموں، بوڑھوں اور معذوروں کو شادی شدہ عورتوں کو جن کے خاوند معذور یا کام کے قابل نہ ہوں امداد دی جاتی ہے زیادہ سے زیادہ رقم ۱۵۰۰ روپیہ مقرر ہے بشرطیکہ کسی اور صورت میں اسے معاوضہ نہ ملا ہو۔ یہ ایک عارضی اقدام ہے۔

تیل اور گیس کی پیداوار

ارضیاتی جائزہ کے مطابق مشرقی اور مغربی پاکستان میں تیل کی موجودگی کا امکان ہے یہ حقیقت ہے کہ آزادی سے قبل مغربی پاکستان میں تیل کی موجودگی کا پتہ چل گیا تھا اور اٹک آئل کمپنی راولپنڈی کے قریب تیل کے ذخائر کا پتہ چلا رہی ہے۔

کروڈ آئل کی پیداوار ۱۹۴۷ء میں ۲ء۱۳ ملین گیلن سے بڑھ کر ۵ء۲۹ ملین گیلن پر پہنچ گئی تھی۔ اس طرح صاف کئے ہوئے تیل کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ تیل کے اس عام اضافہ کے باوجود دیسی پیداوار سے ملک کی ۲۰ فیصدی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتی تھیں اور اب بھی پٹرولیم کی مصنوعات سب سے زیادہ درآمد کی جاتی ہیں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں تیل کی تلاش مسلسل جاری ہے آجکل تیل کمپنیوں کو مغربی پاکستان میں ۶۶ء ۵۵۲۵۰ مربع میل کے اندر مشرقی پاکستان میں ۶ء ۲۵۸۱۲ مربع میل کے اندر تیل دریافت کرنے کے ۸۶ لائسنس منظور کئے گئے ہیں۔ ۱۹۵۳-۵۴ء سے اب تک تیل کی دریافت اور تلاش میں ۵۷ء۳۷ کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔

کنڈیڈو ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فرینٹو ریفائنری کمپنی کو ۲۹ اگست ۱۹۵۸ء سے ایک سال کے لئے دریافت سے قبل اجازت نامہ اس غرض سے منظور کیا گیا ہے کہ وہ مغربی پاکستان کے شمالی علاقہ میں تیل کی تلاش کے وسیع امکانات کے لئے مناسب اور موزوں جگہ کا انتخاب کرے۔

تیل تلاش کرنے کے دوران میں کثیر قدرتی گیس کے ذخیروں کا پتہ چلا۔ یہ ذخیرے سوئی زم زج۔ سلہٹ۔ چھتک۔ ڈھلیپ خیرپور۔ موزائی میں پائے گئے۔ سوئی سے کراچی اور ملتان تک پائپ لائن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کراچی و دیگر مقامات کو گیس مہیا کی جا رہی ہے۔

پاکستان ۱۹۵۵-۵۸ء میں گیس کی پیداوار کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

سال	قدرتی گیس (مکعب فٹ)
۱۹۵۵	۱۵۸۷۵۹
۱۹۵۶	۱۰۴۴۰۹۷۲
۱۹۵۷	۱۵۳۹۸۱۷۲۹
۱۹۵۸	۱۹۳۰۸۱۰۶۰

۱۹۵۸-۵۹ء میں سوئی گیس کے استعمال کے باعث گذشتہ سال دو کروڑ روپے کے مقابلہ میں اس سے ۵ء۲ کروڑ روپے کے غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوئی۔ حکومت گیس کو مائع میں تبدیل اور برآمد کرنے کی اسکیم پر غور کر رہی ہے۔ اس سے ہمارے غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی میں کافی اضافہ ہوگا۔

کھیلوں میں ترقی

زیر جائزہ مدت کے دوران موجودہ حکومت کے عظیم کارناموں میں ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس سال، جون کو قومی ٹریننگ اور کوچنگ کے مراکز قائم کئے گئے۔ پاکستان اسپورٹس کنٹرول بورڈ کے فیصلے کے مطابق بڑے کھیلوں مثلاً فٹ بال، کرکٹ۔ ہاکی ... میں بالترتیب ڈھاکہ، کراچی، لاہور اور ایبٹ آباد میں لڑکوں کو سائنس بنیادوں پر تربیت دینے کے لئے چار تربیتی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

بیرونی ملکوں میں کامیابیاں

پاکستان کی کرکٹ ٹیم مارچ ۱۹۵۸ء میں مغربی جزائر ہند کے مقابلہ میں آخری ٹسٹ میچ ایک اننگ سے جیت گئی۔ جون ۱۹۵۸ء میں ٹوکیو میں جو تیسرا ایشیائی کھیل منعقد ہوا تھا اس میں پاکستان نے ۲۶ تمغے حاصل کئے۔ ۸ طلائی۔ ۱۱ نقرائی اور ۷ کانس کے۔

ٹوکیو میں سب سے ہمت افزا کارنامہ پاکستان کی ہاکی ٹیم نے سرانجام دیا یہ ایشیاء کی پہلی چیمپیئن ہو گئی۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ ۱۹۲۸ء سے ہندوستان کو یہ درجہ حاصل تھا۔ اسکواش ایکٹ شپ میں اعظم خاں عمر خاں کھلاڑی نمبر ۱ ہوئے۔ حال میں ... جزائر ہند کی جو ٹیم آئی اس کے خلاف پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں اس سے پاکستان کو ٹسٹ میچوں میں آٹھ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

درخواست دعا

میری دوسری لڑکی رشیدہ نورجہاں امیر سٹوڈنٹ دفتر ... کی بیماری کے علاج کیلئے یونیورسٹی ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر ... صاحب کے زیر علاج ہے۔ بچی کا اپریشن ہوا ہے۔ یہ تیسرا اپریشن ہے قارئین کرام بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (ڈاکٹر چوہدری) نظام الدین ... آف ایبٹ آباد۔ حال مقیم کمرہ ۳۲ فیملی وارڈ یونیورسٹی ہسپتال لاہور

مجالس انصار اللہ پاکستان متوجہ ہوں

تعمیر دفتر کیلئے سترہ ہزار روپیہ کی وصولی کیلئے حضور ایدہ اللہ اجازت مرحمت فرما چکے ہیں

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر مجلس انصار اللہ —

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲/۱۲ کو فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۵۸ء کی منظوری عطا فرمائی ہوئی ہے۔ چونکہ تعمیر دفتر کے لئے سترہ ہزار روپیہ کی وصولی کا فیصلہ بھی انہیں فیصلہ جات شوریٰ میں سے ایک ہے۔ جس کو حضور نے منظور فرمایا ہے۔ لہذا اب اس رقم کی وصولی کے سلسلہ میں حضور کی منظوری کے بعد کسی اور کی منظوری کی ضرورت نہیں۔ مجالس مطلع رہیں۔ بعض مجالس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ چندہ تعمیر انصار اللہ کی وصولی کے لئے نظارت بیت المال کی منظوری درکار ہے لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کے بعد کسی مزید منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(مرزا ناصر احمد صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نظم ونسق کی بہتری کیلئے اسکریننگ

فوجی حکومت کے قیام کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نظم نسق بہتر سے بہتر ہو اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا کہ بدعنوان اور نااہل سرکاری ملازمین کو رشوت ستانی بداطواری اور نااہلی کی نمایاں صورتوں میں علیحدہ کر دیا جائے۔

مندرجہ بالا فیصلے پر عملدرآمد کرنے کی غرض سے پبلک کنڈکٹ (اسکروٹنی) آرڈیننس ۱۹۵۹ء اور پبلک کنڈکٹ (اسکروٹنی) رولز ۱۹۵۹ء نافذ کئے گئے افسروں اور عملے کی بداطواری کی جانچ کے لئے حکومت کی مختلف وزارتوں، شعبوں۔ اور محکموں میں متعدد اسکریننگ کمیٹیاں بنائی گئیں ان عناصر کو جو اپنی نااہلی سے بے ایمانی اور بداطواری کی بنا پر انتظامی مشنری کو خوبی کے ساتھ چلانے میں سدراہ بنے ہوئے تھے علیحدہ کر دیا گیا۔ ایسی ہی کارروائی صوبوں میں بھی کی گئی ہے۔ اور پبلک کے آئینی کارپوریشنوں میں بھی زیر تجویز ہے اسکریننگ کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل درجوں کے افسروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ درجہ اول کے ۱۳۰۷ افسروں کے خلاف جن میں کل پاکستان سروس کے افسران بھی شامل ہیں۔ درجہ دوئم کے ۲۲۱ افسروں اور درجہ سوئم کے ۱۳۰۳ ملازموں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اس طرح مرکزی حکومت کے کل ملازمین کی تعداد ۱۷۰۷ ہو گئی۔ جو اسکریننگ سے متاثر ہوئے۔

پاکستانی ریلوے

پاکستان کو آزادی ملنے پر ہمیں ریلوں کے دو سسٹم یعنی نارتھ ویسٹرن ریلوے اور ایسٹرن بنگال ریلوے ملے تھے۔ ان میں سے اول الذکر ریلوے ۵۳۳۵ میل اور آخر الذکر ۱۷۰۹ میل لمبی ہے۔ ان دونوں ریلوں کو دوسری جنگ عظیم کے دوران اور پھر تقسیم ملک کے وقت بہت نقصان پہونچا تھا۔ چنانچہ حکومت نے ان کی بحالی و ترقی پر فوراً توجہ دی اور ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء تک وہ ریلوں کے سرمایہ اور ٹوٹ پھوٹ ریزرو فنڈ پر ایک ارب سے زیادہ روپیہ خرچ کر چکی ہے

ریلوں کی بحالی پر کچھ زرمبادلہ تو پاکستان نے اپنے وسائل سے کچھ عالمی بنک سے قرضہ اور کچھ آئی سی اے سے امداد لے کر خرچ کیا۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء تک پاکستان نے عالمی بنک سے ۵ کروڑ ۸۲ لاکھ ڈالر قرض لئے کناڈا سے ۲۸ لاکھ کے سلیپر اور آسٹریلیا سے ۹ ڈیزل انجن ملے۔ مالی سال ۱۹۵۸ء کے آخر تک آئی سی اے سے ۱۱۹۰۰۷۴ ڈالر کی امداد ملی مذکورہ ادارہ نے ۹۱ لاکھ ڈالر کا قرضہ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے

حسب سابق سنہ ۵۹-۱۹۵۸ء کے دوران بھی ریلوں کو بہتر اور جدید بنانے کی کوشش جاری رکھی گئی۔ چنانچہ سنہ ۵۸-۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں مذکورہ سال مسافروں کی ٹریفک میں ۲۱ فی صدی سامان کی ٹریفک میں ۴۰ فی صدی اور ریلوں کی آمدنی میں ۵۹۹ فی صدی اضافہ ہوا۔

استعداد کار اور سگنلنگ کی اصلاح

ریلوں کی استعداد کار بڑھانے کے لئے بہت سے کراسنگ اسٹیشن قائم کئے گئے بعض اہم یارڈ از سر نو بنائے گئے اور کچھ اسٹیشنوں پر تیسری پٹری کا انتظام کیا گیا۔ کراچی سٹی اسٹیشن کے گڈس یارڈ اور کراچی چھاؤنی اسٹیشن کے یارڈ کو جدید بنایا جا رہا ہے ایسٹ بنگال ریلوے پر ڈھاکہ میں ایک نئے مقام پر جدید اسٹیشن تعمیر ہو رہا ہے۔ دونوں ریلوں پر سگنلنگ کے پرانے طریقہ کی جگہ رنگین روشنی کی جدید سگنلنگ جاری کی جا رہی ہے۔

لانڈھی اور کراچی چھاؤنی سکشن پر رنگین روشنی کی سگنلنگ مہیا کرنے کے لئے سویڈن کی ایک فرم کو آرڈر دیا جا چکا ہے اس کے علاوہ۔ روہڑی۔ کوٹری۔ سماسٹہ ملتان۔ بھیرا بازار۔ میمن سنگھ اور ڈھاکہ پر اسٹیشن یارڈ ریلے انٹر لاکنگ سے آراستہ کئے جا رہے ہیں اور حادثات کے انسداد کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ڈیزل انجن

دونوں ریلوں پر اسٹیم انجنوں کے بجائے ڈیزل انجن چلانے کا پروگرام اس سال بھی جاری رہا۔ اور این۔ ڈبلیو۔ آر کے لئے مزید ۲۴ ڈیزل انجن منگائے گئے۔ اب دونوں ریلوں کے پاس ۱۳۱ بڑی لائن کے اور ۱۵ چھوٹی لائن کے ڈیزل انجن ہو گئے ہیں۔ دونوں ریلوں پر ڈیزل کا ایک ایک تربیتی اسکول قائم کر دیا گیا ہے اور ڈیزل کی مرمت کے کارخانے کھول دئے گئے ہیں۔ بجلی کے انجن چلانے کے مسئلہ پر بھی سرگرمی سے غور ہو رہا ہے۔

ڈبے

دونوں ریلوں کے ڈبوں اور گاڑیوں میں معقول اضافہ کیا گیا ہے حال میں ۲۵۱ بڑی لائن کے اور ۱۸۲ چھوٹی لائن کے ڈبوں کا آرڈر دیا گیا ہے۔ یہ ڈبے فولاد کے بنے ہوئے اور ہلکے ہوں گے۔ اور تین حالتوں میں درآمد کئے جائیں گے۔ ایک تو مکمل صورت میں دوسرے غیر مکمل صورت میں جنہیں پاکستانی ریلیں مکمل کریں اور تیسرے بالکل علیحدہ علیحدہ پرزوں کی صورت میں انہیں بھی پاکستانی ریلیں جوڑ کر مکمل کریں گی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستانی ریلوں کو یہ ڈبے بنانا آجائیں اور وہ خود اپنے ورکشاپ میں ایسے مکمل ڈبے تیار کر سکیں۔

ایسٹ بنگال ریلوے کے سیدپور ورکشاپ اور پہاڑتلی ورکشاپ کو بہتر بنا دیا گیا ہے اور وہ گاڑیاں اور ڈبے بنانے کے لائق ہو گئے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ورکشاپ کی استعداد کار بھی بڑھا دی گئی ہے اور اب وہ سالانہ بڑی لائن کے ایک ہزار ڈبے تیار کر سکتا ہے۔ اس کے مغلپورہ ورکشاپ نے ۵۲ مسافر گاڑیاں اور ۱۰۷ مال کے ڈبے تیار کئے ہیں۔

نئی ریلوے لائنیں

آزادی کے بعد ۹۷۰۶۹ میل لمبی نئی ریلوے لائن بچھائی گئی۔ ۱۷۰۳۳ میل لائن دوہری بنا دی گئی اور ۹۰۷۲ میل لمبی چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کیا گیا ہے میمن سنگھ ضلع میں ریلوے لائن تعمیر کرنے پر غور ہو رہا ہے ادھر مغربی پاکستان میں دریائے سندھ کے مغرب میں متبادل ریلوے لائن بچھانے کا کام شروع کیا جائے گا سنہ ۵۹-۱۹۵۸ء کے دوران ۱۹۹ میل لمبی پرانی پٹری کی جگہ نئی پٹری بچھائی گئی اور ۵۳۴ میل میں نئے سلیپر لگائے گئے۔

عملہ کی بہبودی

عملہ کی بہبودی کے لئے مزید اسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا انتظام کیا گیا ہے اس کے علاوہ موجودہ اسپتالوں میں بستروں کی تعداد بھی بڑھائی گئی ہے اب عملہ کے لئے ۱۱۰ اسپتال ہیں اور دونوں ریلوں کے لئے ایک ایک جدید سینی ٹوریم ہے۔

ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے مزید اسکول کھولے گئے اور کوارٹر بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس سال کے دوران فینی اور اکھوڑا میں دو تفریحی کلب۔ پہاڑتلی میں ایک انسٹی ٹیوٹ اور پہاڑتلی اور چٹاگانگ میں عملہ کے لئے کینٹین بھی کھولے گئے۔

بے خانماں عملہ کی بحالی کے لئے سیدپور میں ایک نواحی بستی تیار کی جا رہی ہے۔ جس میں ۱۹۰۹ ریلوے ملازمین کے کنبے آباد کئے جائیں گے۔

دس ہزار میل لمبی سڑکیں

پاکستان نے آزادی حاصل کرنے کے بعد ۳۲۴۰ میل لمبی سڑکیں بنائیں اور مارچ ۱۹۵۸ء تک ملک میں کل ۷۴۲۰۸ میل لمبی سڑکیں ہو گئیں۔ ان میں سے ۷۶۹۰۲ میل سڑکیں مشرقی پاکستان میں اور ۷۹۰۵۳ ۱۴۲ میل سڑکیں مغربی پاکستان میں ہیں۔

سڑکوں کی تعمیر اور دیکھ بھال کی ذمہ داری صوبوں پر ہے۔ لیکن ملک کے لئے سڑکوں کی اہمیت کے پیش نظر مرکزی حکومت بھی سڑکوں کی ترقی سے گہری دلچسپی لیتی رہی ہے۔ چنانچہ اس نے سنہ ۱۹۴۹ء میں مرکزی سڑک فنڈ قائم کیا۔ جس کے لئے ریونیو کی مرکزی مدوں سے رقوم حاصل کی گئیں۔ فنڈ کی رقوم کا ۱۵ فی صدی مرکزی حکومت فنڈ کے انتظام کی غرض سے اپنے پاس رکھتی ہے اور بقیہ ۸۵ فی صدی صوبوں کو دے دیا جاتا ہے۔ صوبائی حکومتوں کو مزید امداد دینے کے لئے قومی اہمیت کی سڑکوں کے فنڈ سے بھی گرانٹ دیئے جاتے ہیں جو ایک خصوصی فنڈ ہے اور سنہ ۵۲-۱۹۵۱ء میں قائم کیا گیا تھا۔

غذا و زراعت کے شعبوں میں پاکستان کی نمایاں ترقی

نئے دورِ حکومت میں پورے ملک کی غذائی صورت حال میں خوشگوار تبدیلی ہوئی ہے۔ ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ ختم ہو گئی قیمتوں پر کنٹرول قائم کیا گیا اور اس کا نفاذ سختی سے ہوا۔ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے قلیل المدت اور طویل المدت اسکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے ممکن ہے کہ ان تدابیر کی وجہ سے ملک کی غذائی صورت حال مستحکم ہو جائے۔

مشرقی پاکستان

مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال ۱۹۵۸ء میں اطمینان بخش رہی۔ مشرقی پاکستان میں چاول کی سالانہ ضرورت کا اندازہ ۵۰۰۰۰ کیا گیا ہے۔ سال کے آغاز میں یہاں ۲۰۰۰۰ ٹن چاول موجود تھا۔ اور اس حصہ ملک میں ۲۳۰۰۰ ٹن چاول جمع کر لیا گیا۔ مرکزی حکومت نے غیر ممالک سے ۳۳۴۷۰۰۰ ٹن چاول کی درآمد کا انتظام کیا۔ مغربی پاکستان سے ۱۰۰۰۰ ٹن چاول بھیجا گیا۔ اس طرح ۷۸۰۰۰ ٹن چاول مشرقی پاکستان پہنچ گئے۔

چاول کی اس مقدار سے سال ۱۹۵۸ء ختم ہونے تک اس صوبہ میں ۴۶۵۰۰۰ ٹن چاول صرف ہوئے اور ۱-۱-۵۹ کو ۲۱۵۰۰۰ ٹن چاول بچ رہے۔ ۱۹۵۸ء کی درآمدات میں ۱۷۲۰۰۰ ٹن چاول خود پاکستان نے اپنے وسائل کے عوض برما اور سیام سے خریدے۔ ۴۸۰۰۰ ٹن چاول امریکہ سے آئے جو امدادی پروگرام کے تحت بھیجے گئے۔ ۶۷۰۰۰ ٹن چاول مبادلہ اجناس کی اسکیم کے تحت روئی کے بدلے میں چین سے آئے۔ اس مقدار کے علاوہ مشرقی پاکستان کے لئے ۱۰۰۰۰ ٹن گیہوں امریکہ سے حاصل کئے گئے۔

غیر ملکی زرِ مبادلہ کی نازک صورت حال کے پیش نظر مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت سے کہا ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں اجوائن چاول کی ماہانہ مقدار میں کمی کر دے۔ تاکہ انہیں اس مقدار کے اندر چاول مل سکے۔ اس کا انتظام مرکزی حکومت نے کیا ہے۔ توقع ہے کہ چاول کی ضرورت اس مقدار میں پوری ہو جائے گی جو مرکزی حکومت نے ۱۹۵۹ء کے دوران فراہم کئے ہیں۔

مغربی پاکستان

جب سال ۱۹۵۸-۵۹ء کا آغاز یکم مئی ہوا۔ تو یکم مئی کو مغربی پاکستان کی حکومت کے پاس ۶۴۰۰۰ ٹن گیہوں بچا ہوا تھا۔ مغربی پاکستان میں ۵۹-۱۹۵۸ء میں ۳۶۳۰۰۰۰ ٹن گیہوں پیدا ہوا۔ حالانکہ اوسطاً ۳۳۹۹۰۰۰ ٹن پیدا ہوا تھا۔ زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے سرکاری قیمت خرید گیارہ روپے آٹھ آنے فی من کر دی گئی جون کے آخر تک خریدی اچھی ہوتی رہی۔ لیکن ہندوستان نے اچانک نہری پانی بند کر دیا۔ اس سے خرید پر برا اثر ہوا۔ لوگوں میں ہراسانی پیدا ہوئی کہ پانی کے فراہم نہ ہونے سے کہیں خریف کی فصل میں پیداوار کم نہ ہو جائے اس خیال سے انہوں نے اپنے ذخیرے روک لئے۔ چنانچہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۵۸ء تک صرف ۳۰۷۰۰۰ ٹن گیہوں خریدا جا سکا۔

مارشل لا کے نافذ ہوتے ہی سرکاری خرید اچھی ہونے لگی۔ چنانچہ نومبر ۱۹۵۸ء کے آخر تک ۳۵۷۸۰۰ ٹن گیہوں خریدا گیا۔ مقامی طور پر خریدے ہوئے گیہوں کے علاوہ مغربی پاکستان کی حکومت کو کمی پورا کرنے کے لئے ۲۵۰۰۰۰ ٹن درآمد کیا ہوا گیہوں دیا گیا جس میں سے ۵۵۰۰۰۰ ٹن گیہوں صرف ہوا اور سال کے آخر میں ۱۵۰۰۰۰ ٹن گیہوں بچ گئی۔

چاول کی پیداوار

۱۹۵۸-۵۹ء میں مغربی پاکستان میں چاول کی پیداوار اطمینان بخش رہی بلکہ بہت اچھی رہی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ مغربی پاکستان میں جو فاضل چاول مل سکتا ہے وہ سب خرید لیا جائے۔ اس کی قیمت خرید بھی معقول رکھی گئی۔

زرعی اصلاحات

نئی حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ زرعی اصلاحات کا نفاذ ہے۔ جس نے ملک کی زرعی معیشت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ان اصلاحات کے تحت بڑی بڑی زمینداریاں ختم کرنے اور غریب کاشت کاروں میں زمین تقسیم کرنے کی طرف اہم اقدام کیا گیا ہے ان اصلاحات کی تفصیل جتنی جلد طے کی گئی اور پھر جس قدر سرعت سے انہیں نافذ کیا گیا وہ نئی حکومت کا ایک نیا کارنامہ ہے۔

پیداوار میں اضافہ کی تدابیر

زمین کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو تدبیریں کی جاتی ہیں ان میں بہتر بیجوں کا استعمال۔ قدرتی اور کیمیائی کھاد کا استعمال پودوں کی حفاظت۔ کاشتکاری کے جدید طریقے اور کسانوں کی تعلیم بھی شامل ہے

کاشتکاروں کو بہتر بیج فراہم کرنے کے لئے مغربی پاکستان میں ۴۷ فارم ہیں۔ جن کا رقبہ بالترتیب ۲۹ ہزار اور ۱۰ ہزار ایکڑ ہے۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے تحت ایسے فارموں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ دیگر اہم فصلوں کے بیجوں کے علاوہ حکومت آج کل ہائبرڈ کے آور کے بیج اور پیوندی مکی کے بیج فراہم اور تقسیم کرنے پر زور دے رہی ہے۔ زیر تبصرہ سال کے دوران روئی کی نئی اور بہتر اقسام کے دو لاکھ من بیج مغربی پاکستان کے کاشتکاروں کو تقسیم کئے گئے۔ موجودہ حکومت نے کاشتکاروں کو رعایتی قیمت پر کھاد فروخت کرنے کا طریقہ جو بند کر دیا گیا تھا پھر جاری کر دیا اور ۵۰ فیصدی کی رعایت سے انہیں کھاد فروخت کیا۔

۱۹۵۹-۶۰ء کے دوران مشرقی پاکستان کے لئے دس ہزار ٹن امونیم سلفیٹ اور ۱۵ ہزار ٹن اور درآمد کی جائے گی۔ مغربی پاکستان کے لئے ۵۵ ہزار ٹن امونیم سلفیٹ اسٹاک میں موجود ہے اور ۱۹۵۹-۶۰ء کے دوران پی آئی ڈی سی کے کارخانہ سے اس کی مزید ۵۰ ہزار ٹن مقدار حاصل ہو گی۔ مغربی پاکستان میں داؤد خیل اور لائلپور کے مقام پر کیمیائی کھاد بنانے کے دو کارخانے کام کر رہے ہیں جنہوں نے ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والی ششماہی میں ۲۹ ہزار ٹن امونیم سلفیٹ اور ۹۹۶۳ ٹن سپر فاسفیٹ تیار کی پی آئی ڈی سی مشرقی اور مغربی پاکستان میں کھاد بنانے کا ایک ایک کارخانہ اور قائم کر رہی ہے۔ یہ کارخانے ۱۹۶۰-۶۱ء کے دوران کام شروع کر دیں گے

محکمہ تحفظ نباتات نے بھی زیر تبصرہ سال کے دوران اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کیا۔ اس محکمہ پر مرکزی و صوبائی حکومتیں ہر سال ۵۰ لاکھ روپے خرچ کرتی ہیں۔ اور کاشتکاروں کو سالانہ ۳۰ لاکھ روپے کی جراثیم کش ادویات اور دیگر سروسیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ تحفظ نباتات کی سروس میں حال میں ایک فضائی شعبہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اس شعبہ میں آجکل ۱۲ ہوائی جہاز ہیں۔ محکمہ تحفظ نباتات نے حال میں مرکب جراثیم کش ادویہ تیار کرنے کا ایک پلانٹ درآمد کیا ہے۔ جس سے سالانہ ۱۷ لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہو گی۔ عنقریب ایسے ہی دو اور پلانٹ درآمد کئے جائیں گے ۱۹۵۸-۵۹ء کے دوران محکمہ تحفظ نباتات نے ۲۰ لاکھ ایکڑ رقبہ کے پودوں کو بیماریوں سے پاک کیا۔

پاکستان نے ٹڈیوں کے انسداد کی بین الاقوامی مہم میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے ۱۹۵۸-۵۹ء کے دوران اس نے اپنے ملک میں ٹڈیوں کی افزائش کا انسداد کرنے کے علاوہ سعودی عرب اور عمان میں بھی ٹڈیوں کے انسداد کے لئے دو وفد بھیجے۔

کاشتکاری میں مشینوں کا استعمال

تقسیم ملک کے وقت پاکستان میں کل ۵۰۰ ٹریکٹر تھے۔ لیکن ۱۹۵۶ء کے آخر تک ان کی تعداد ۳۰۰۷ تک پہنچ گئی تھی۔ ان ٹریکٹروں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ملک بھر میں آئی سی اے کی امداد سے متعدد ورکشاپ قائم کئے جا رہے ہیں اب تک ایسے سات ورکشاپ قائم کئے بھی جا چکے ہیں۔

زراعت کی ترقی کے لئے کسان کی معلومات میں اضافہ کرنا بہت ضروری ہے اس مقصد کے تحت توسیعی سروس جاری کی گئی ہے اور اس کی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کے لئے ۵۳۰۹ ازیں دیہی امداد کا ایک محکمہ بھی قائم کیا گیا ہے

ملک میں دودھ کے جانوروں کی قلت ہے۔ اس لئے بڑے شہروں کے قریب مویشی خانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے مبریو پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے ۱۹۵۸-۵۹ء کے دوران چوزے نکالنے کے ۴۲ ہزار انڈے اور ۱۲ ہزار چوزے فراہم کئے ملیر میں مویشیوں کا مصنوعی نطفہ اندوزی کا اسٹیشن قائم ہے۔ اس اسٹیشن نے متعدد عرب جمہوریہ کو سرخ سندھی نسل کے چار مویشی پیش کئے۔ کراچی میں عنقریب معاہدہ بغداد کے تحت سرخ سندھی مویشی کی مصنوعی نطفہ اندوزی کا ایک علاقائی مرکز قائم ہونے والا ہے۔ حکومت نے سرکاری فارموں کی سرگرمیوں میں بھی معقول اضافہ کیا ہے اور مویشیوں کے اندھا دھند ذبیحہ کی روک تھام کے لئے ملک بھر میں گوشت کے ناغے کے لئے دو اور کراچی میں تین روز مقرر کئے ہیں۔

درخواست دعا

میرے بھائی قریشی محمد رشید صاحب ارشد کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بالکل آرام ہے جن دوستوں نے ان کی صحت کے لئے دعا کی ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ احباب آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(محمد حمید قریشی کاپی ایڈیٹر الفضل)

دیہات میں دس ہزار روپے سے کم مالیت کے مکانوں سے مہاجرین کو بیدخل نہیں کیا جائیگا

بھارت سے تصدیق نہ ہونے پر بوگس دعویداروں کو سخت سزا دی جائیگی

شیخوپورہ ۱۲/ اگست ، وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے مہاجرین کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جو مہاجرین اس وقت دس ہزار روپے سے کم قیمت کے دیہی مکانوں میں سکونت پذیر ہیں ۔ انہیں چھیڑا نہیں جائے گا ۔ اور اس قسم کی دیہی املاک کو بعد میں تیار ہونے والی ایک سکیم کے تحت فروخت کیا جائے گا ۔

آپ نے کہا کہ جن دیہی مکانات کی قیمت دس ہزار روپے سے زیادہ ہے ۔ انہیں معاوضہ فنڈ میں شامل کر دیا جائے گا اور قانون معاوضہ کے تحت ان کے مالکانہ حقوق دعویدار مہاجرین کو منتقل کر دئے جائیں گے ۔ آپ نے بتایا کہ سارے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ ایسی دیہی املاک کی فہرست تیار کرنے کے سلسلے میں محکمہ مال کے افسروں سے امداد حاصل کریں

بوگس دعویداروں کو انتباہ

وزیر بحالیات نے ایسے لوگوں کو پھر متنبہ کیا جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنے بوگس دعاوی کی تصدیق کرا لی ہے ۔ آپ نے کہا کہ اب بھی موقع ہے کہ ایسے لوگ سیٹلمنٹ کے محکمے سے اپنے کلیم واپس لے لیں ۔ آپ نے کہا کہ جب بھارت سے ایسے کلیموں کی تصدیق نہ ہو سکی تو ان لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائیگی آپ نے کہا کہ متروکہ املاک دعویدار مہاجرین کے سلسلے میں ایک امانت کی حیثیت رکھتی ہیں اور حکومت یہ یقینی حاصل کرنا چاہتی ہے کہ اس املاک کی تقسیم میں کسی طرح کی بے انصافی نہ ہونے پائے ۔

وزیر بحالیات نے ضلع شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ کیا آپ نے متاثرہ لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت فی الفور ان کے لئے امداد بہم پہنچائے گی تا کہ ان کے لئے غلے کی کمی نہ ہو اور وہ اپنے گھروں کی مرمت کر سکیں ۔ مسٹر اظہار الحق ڈپٹی کمشنر نے وزیر بحالیات کو بتایا کہ سیلاب زدہ لوگوں کے لئے پانچ سو ٹن گندم پہنچ چکی ہے ۔ اور جلد ہی شیخوپورہ میں راشن جاری کر دیا جائے گا

نیا شہر

اس سے پیشتر وزیر بحالیات نے لاہور ملتان روڈ پر لاہور سے سات میل کے فاصلہ پر واقع وہ جگہ دیکھی جہاں نیا شہر تعمیر کیا جانے والا ہے ۔ یہ جگہ اونچی ہے ۔ وزیر بحالیات کی خواہش یہ ہے کہ جو لوگ لاہور کے نشیبی علاقوں میں آباد ہیں انہیں اس شہر میں آباد کر دیا جائے ۔ وزیر بحالیات کل خیرپور گئے

سکریننگ کے بعد جبری طور پر ریٹائر ہونیوالے سرکاری ملازم

کراچی ۱۲/ اگست ۔ سکریننگ کے بعد جن سرکاری ملازموں کو جبری طور پر ریٹائرڈ کیا جائے گا ۔ انہیں پنشن اگریجویٹی اصلاحہ متعلقہ پراویڈنٹ فنڈ اور چھٹی دینے کے طریقے کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ اگر ایسے سرکاری ملازم آئی سی ایس یا پی سی ایس ہوں گے تو انہیں پنشن یا گریجویٹی اس قاعدے کے مطابق دی جائے گی ۔ جو صحت کی خرابی کی بناء پہلے کی سبکدوشی کے لئے مقرر ہے ۔

باقی ماندہ سرکاری ملازموں کو پنشن اور گریجویٹی اس قاعدے کے مطابق دی جائے گی ۔ جو انہیں ملازمت سے الگ کرنے کے بارے میں مقرر ہے ۔ جن ملازموں کو پنشن نہیں دی جاتی ۔ اگر انہوں نے پراویڈنٹ فنڈ میں روپیہ جمع کرا رکھا ہے تو ان کا پراویڈنٹ فنڈ عام قاعدے کے مطابق ادا کر دیا جائے گا ۔ جو ملازم ریلوے سے تعلق رکھتے ہیں ان کا پراویڈنٹ فنڈ اور گریجویٹی ریلوے کے عام قاعدوں کے مطابق ادا کر دی جائے گی ۔ جن ملازموں کو جبری طور پر ریٹائر کیا جائے گا ۔ انہیں عام قاعدے کے مطابق چھٹی دی جا سکتی ہے ۔ لیکن یہ چھٹی چھ ماہ سے کسی صورت میں زیادہ نہیں ہو سکتی ۔ اور پنشن اس چھٹی کے اختتام کے بعد شروع ہو گی ۔ اگر اس سلسلہ میں صدر مملکت کی طرف سے کوئی حکم جاری کیا گیا ۔ تو اس صورت میں ان قاعدوں پر عمل نہیں ہو گا ۔ بلکہ صدر مملکت کے حکم پر عمل ہو گا ۔ اگر کسی وزیر کی طرف سے اس سلسلہ میں اس سے قبل کوئی حکم جاری کیا گیا ہو گا تو ان قاعدوں کے اعلان کے بعد وزیر کے حکم پر نظر ثانی کی جائے گی ۔

---

۴ کے ذریعے علاقہ پشاور کے چار روزہ دورے پر روانہ ہو جائیں گے ۔ وہ پندرہ اگست کو لاہور واپس آئیں گے ۔ اور تیسری اور آخری اعلیٰ سطح کی پالیسی کانفرنس کی صدارت کے فرائض انجام دینگے

خریداری کے مرکزی محکمہ میں عملہ کی تعداد نصف کر دی جائیگی

صوبائی حکومتیں اپنی ضروریات خود خرید کریں گی

کراچی ۱۲/ اگست ۔ خریداری سے متعلق مرکزی حکومت کا جو محکمہ حکومت پاکستان اور صوبائی حکومتوں کے رسد اور فراہمی کے ڈائرکٹر جنرل کے محکموں کے لئے ضروری لوازم خریدنے کے لئے قائم ہے ۔ اسے قریب قریب نصف کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کو اپنی ضروریات خود خریدنے کا اختیار دے دیا جائے گا ۔

یہ فیصلہ نظم و نسق کی تنظیمی کمیٹی کی رپورٹ کی سفارشات کے مطابق کیا گیا ہے جو گذشتہ دسمبر میں مرکزی سیکرٹریٹ کو زیادہ موثر اور فعال بنانے کی سفارشات پیش کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی ۔ اس فیصلے کے مطابق ڈائرکٹوریٹ جنرل سپلائی اینڈ ڈویلپمنٹ کے اخراجات اکاسی لاکھ روپے سے گھٹا کر انتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کر دئے جائیں گے ۔ صوبائی حکومتوں کے علاوہ مرکزی حکومت کے بڑے بڑے محکمے بلکہ بعض نیم خود مختار ادارے بھی اپنی ضروریات کی اشیاء خود خریدا کریں گے ۔ خواہ وہ پاکستان میں دستیاب ہوں یا باہر سے منگانی پڑیں ۔ ان محکموں میں دفاع ریلوے ۔ پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف آفس محکمہ خوراک اور پی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ سی بھی شامل ہیں ۔ اس سے پیشتر بیشتر سازوسامان ڈائرکٹوریٹ آف سپلائی اینڈ ڈویلپمنٹ کی طرف سے خریدا جاتا تھا ۔ خریداری کے مقصد کے پیش نظر صوبائی حکومتیں اور بعض دوسرے بڑے بڑے ادارے اپنا جداگانہ عملہ مقرر کریں گے ۔ لیکن صوبائی حکومتوں کو یہ ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں مرکز سے مشورہ کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ مرکزی حکومت نے جس بچت کے مقصد کے پیش نظر ایسا قدم اٹھایا ہے وہ فوت ہو جائے ۔ انہیں یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ ڈائرکٹوریٹ جنرل آف سپلائی اینڈ ڈویلپمنٹ کا جو عملہ فالتو قرار دیا جانے والا ہے اس کے تجربہ کار افسروں کو ملازم رکھیں ۔

اس فیصلے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مختلف محکموں کے لئے ضروری سامان کی خریداری میں جو رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں وہ رفع ہو جائیں ۔ ڈائرکٹوریٹ جنرل آف سپلائی اینڈ ڈویلپمنٹ کا باقی ماندہ عملہ مجموعی محکموں کے لئے لوازم فراہم کرتا رہے گا ۔ اس کے علاوہ خاص خاص صنعتوں کی ترقی کی بھی نگرانی کرے گا ۔ یہ وہ صنعتیں ہیں جو مرکزی حکومت کی ذمہ داری میں شامل ہیں ۔ مذکورہ مقصد کے پیش نظر وزارت صنعت کا ایک شعبہ بھی اس سے ملحق کر دیا جائے گا

سرخ فیتے کا خاتمہ

کمیٹی کی یہ سفارش بھی مرکزی حکومت کی منظوری حاصل کر چکی ہے کہ مرکزی سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسرز سکیم نافذ کی جائے ۔ اس سکیم کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت مرکزی سیکرٹریٹ میں فائلوں کے جتنے مرحلے ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ کمی کر دی جائے تاکہ سرخ فیتے کا خاتمہ ہو سکے ۔ اس وقت سیکرٹریٹ کی ہر عمل برانچ کسی اسسٹنٹ سیکرٹری یا انڈر سیکرٹری کی نگرانی میں کام کرتی ہے اس برانچ میں ایک سپرنٹنڈنٹ چار یا پانچ اسسٹنٹ اور دو یا تین کلرک ہوتے ہیں ۔ نئی سکیم کے مطابق اسسٹنٹوں اور سپرنٹنڈنٹوں کو بالکل رکاوٹ تصور کیا گیا ہے ۔ اور یہ رکاوٹ دور کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔ آئندہ عمل برانچ کو دو سیکشنوں میں تقسیم کر دیا جائے گا ۔ اور ہر سیکشن کے لئے ایک آفیسر مقرر کر دیا جائے گا ۔ اس کی مدد کے لئے ایک سٹینوٹائپسٹ اور ایک اسسٹنٹ ہو گا اسسٹنٹ صرف کلرکی امور کے لئے ہو گا ۔ فائل پر پہلا نوٹ سیکشن آفیسر لکھا کرے گا اگر ضرورت ہو فائل اعلیٰ افسروں کو پیش کرنی مقصود ہو ورنہ خود ہی معاملے کا تصفیہ کر دیا کرے گا

جائنٹ سیکرٹری کیلئے زیادہ اختیارات

فیصلہ کیا گیا ہے کہ جائنٹ سیکرٹری کو اس کے محدود فرائض کے دائرے میں زیادہ اختیارات دے دئیے جائیں تاکہ اعلیٰ سطح کے افسروں کے فیصلوں میں تاخیر نہ ہو ۔ جہاں سیکرٹری مکمل نگران کی حیثیت رکھے گا ۔ جائنٹ سیکرٹری کو یہ بھی حق حاصل ہو گا کہ وہ براہ راست وزیر کو سارے حالات کے متعلق رپورٹ پیش کر سکے ۔ لیکن اہم امور کی رپورٹ پیش کر سکے ۔ لیکن اہم امور کی رپورٹ سیکرٹری ہی کی وساطت سے پیش کی جا سکے گی ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں !

تعمیر پاکستان کے سلسلہ میں قائداعظم کی تین اہم نصیحتیں

قائداعظم نے قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنے کے سلسلہ میں بعض نہایت اہم اور بنیادی ہدایات دی تھیں۔ ان ہی میں سے ایک ہدایت ملک سے تین لعنتیں دُور کرنے سے متعلق تھی۔ آج جبکہ ہم آزادی کی بارھویں سالگرہ اور تیرھواں یوم آزادی منا رہے ہیں۔ یہ امر ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا موجب ہے کہ اس وقت کے بعد سے اب پہلی مرتبہ قائداعظم کی بیان کردہ ہدایات اور نصیحتوں کی روشنی میں ان لعنتوں کو دُور کرنے کی پُرخلوص کوششوں کا آغاز ہو چکا ہے اور دن بدن ایسے حالات رونما ہوتے جا رہے ہیں جن میں بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ ان لعنتوں کے کلّی طور پر دُور ہو جانے سے بالآخر صحیح معنوں میں ایک صحت مند معاشرہ اُبھر آئے گا اور تعمیر پاکستان کے ضمن میں قائداعظم نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر دنیا کے سامنے آجائے گی۔ ان تین لعنتوں کی نشاندہی کرتے ہوئے قائداعظم نے ان کے استیصال کی نصیحت اپنی اُس معرکۃ الآراء تقریر میں کی تھی جو آپ نے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو مجلس دستور ساز میں فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا:۔

(۱) اُن بڑی لعنتوں میں سے جن میں بدقسمتی سے برصغیر مبتلا ہے۔ ایک بدعنوانی اور رشوت کی لعنت ہے۔ فی الحقیقت رشوت ایک زہر ہے۔ ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم نہایت درجہ سختی کے ساتھ اس لعنت کا استیصال کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ جب بھی آپ کی اس اسمبلی کے لئے ممکن ہوا اس کے استیصال کے سلسلہ میں ضروری اقدامات کریں گے۔

(۲) دوسری لعنت چور بازاری ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ چور بازاری کرنے والے بار ہا پکڑے بھی جاتے ہیں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا بھی جاتا ہے یعنی مروجہ عدالتی طریق کے مطابق انہیں سزائیں دی جاتی اور ان پر جرمانے وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ اب آپ لوگوں کو اس عفریت سے نپٹنا ہے۔ ہمارے موجودہ پُرمحن حالات میں جبکہ ہم پیہم خوراک اور دوسری اشیائے صرف کی قلت سے دوچار ہیں یہ لعنت معاشرے کے خلاف ایک ہیبت ناک جرم کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک شہری جو چور بازاری کا مرتکب ہوتا ہے وہ تمام جرائم میں سے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ سنگین جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ چور بازاری کرنے والے عام طور پر سمجھدار، ذہین اور ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک ان کو بہت سخت سزا ملنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنے اس فعل سے خوراک اور دوسری اشیائے صرف پر کنٹرول اور قابو پانے کے نظام کی جڑیں کھوکھلی کرتے ہیں اور وسیع پیمانے پر قلت پیدا کر کے لوگوں کو نہ صرف فاقوں کی نوبت تک پہنچاتے ہیں بلکہ بعض اوقات ان کو موت کی آغوش میں سلانے کا موجب بھی بنتے ہیں۔

(۳) ایک اور لعنت بھی ہے جس کا ذکر کرنا مَیں ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ لعنت بھی ہمیں ایک طرح سے ورثہ میں ملی ہے۔ بہت سی اچھی اور بُری چیزیں جو ہم تک پہنچی ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ عظیم خرابی بھی ہمارے حصہ میں آئی ہے یہ ہے عہدہ سے ناجائز انتفاع اور خویش پروری کی لعنت۔ اس لعنت کو بڑی سختی کے ساتھ کچلنا ضروری ہے۔ مَیں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مَیں ناجائز انتفاع، اقربا نوازی اور کسی بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ دباؤ کو برداشت نہیں کروں گا۔ جب کبھی مجھے معلوم ہوا کہ ایسی باتیں راہ پا رہی ہیں یا کہیں کسی نچلی یا اونچی سطح پر ان پر عمل ہو رہا ہے تو یقیناً مَیں اس صورتِ حال کو ہرگز پنپنے کی اجازت نہیں دوں گا

(Speeches of Quaid-i-Azam in the Constituent Assembly of Pakistan. — Page 2.)

یومِ آزادی پر گڑبڑ پھیلانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

کراچی کی پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار کر لیا

کراچی ۱۳ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کراچی پولیس نے ایک ایسی کوشش کو ناکام بنا دیا ہے۔ جس کا مقصد چودہ اگست یعنی یوم آزادی پر گڑبڑ پھیلانا تھا۔ اس سلسلے میں چند ایک اشخاص گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

سرکاری اعلان کے مطابق خیال یہ ہے کہ یہ قدم ایسے مایوس سیاست دانوں نے جنہیں یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ ان کے خلاف منتخب اداروں سے نااہل قرار دینے کے آرڈر کے تحت اقدام کیا جائیگا اور چند سابق سرکاری افسروں کی طرف سے اٹھایا گیا ہے۔ جنہیں سکریننگ کے نتیجے پر بداعمالی پر بدعنوانی کی بری شہرت یا نااہلی کی وجہ سے ملازمت سے الگ کر دیا گیا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ ان لوگوں نے جن کے خلاف نئی حکومت کی طرف سے عوام کے مفاد کے پیش نظر کارروائی کی گئی ہے یا کارروائی کرنے کا ارادہ ہے اردو اور بنگالی زبان میں سائیکلو سٹائل پر ایک قابل اعتراض پوسٹر چھاپا ہے۔ جسے وہ کراچی لاہور اور ڈھاکہ میں تقسیم کرنے کے متمنی تھے۔ ان لوگوں نے اپنے شرانگیز مقاصد کے حصول کے لئے محترمہ فاطمہ جناح کا قابل احترام نام بھی پوسٹر میں استعمال کیا ہے اور یہ لکھکر کہ محترمہ فاطمہ جناح پاکستان سے چلے جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان کی حب الوطنی اور ملک سے شیفتگی کو مشتبہ ظاہر کیا اور اس طرح انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

سی آئی ڈی نے ایک رہائشی مکان سے اس پوسٹر کی چند کاپیاں برآمد کیں جنہیں ایک سرہانے میں چھپا کر رکھا تھا۔ اس سلسلے میں چند گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اور تحقیقات ہو رہی ہے

حکومت اردن کا تختہ اُلٹنے کی سازش

عمان ۱۳ اگست۔ حکومت اردن نے تیرہ فوجی افسروں اور ایک غیر فوجی کے خلاف اس الزام میں مقدمہ دائر کیا ہے کہ انہوں نے گذشتہ مارچ میں جب شاہ حسین بیرونی ممالک کا دورہ کر رہے تھے۔ حکومت اردن کا تختہ اُلٹنے کی سازش کی تھی۔ ان میں سابق چیف آف سٹاف صادق شارے بھی شامل ہیں چار افسروں کے خلاف ان کی عدم موجودگی میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ عمان کی ایک اور اطلاع کے مطابق اردن پولیس نے کمیونسٹ لیڈر رحنا کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ بغداد سے بذریعہ طیارہ عمان پہنچا تھا کہ اسے ہوائی اڈے پر گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے حال ہی میں دو اور کمیونسٹ لیڈر بھی گرفتار کئے ہیں۔ وہ بھی بغداد سے عمان آئے تھے۔

احباب ربوہ کی خدمت میں گذارش

الفضل کے موجودہ ایجنٹ رشید نیوز ایجنسی سے ایجنسی واپس لے کر ملک سعادت احمد صاحب ملک جی برادرز گول بازار ربوہ کو دے دی گئی ہے وہ مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۹ء سے اخبار کی تقسیم شروع کر دینگے اس لئے احباب کرام (علاوہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے عہدیداران و کارکنان کے) اپنے پتوں سے ملک سعادت احمد صاحب کو مطلع فرما دیں تاکہ الفضل ان کی خدمت میں پہنچانے کا بندوبست کر دیا جائے۔

(منیجر الفضل ربوہ)